www.KitaboSunnat.com

سید اسعد گیلانی

رسولِ اکرم ﷺ کا معجزہ قرآن

رسولِ اکرمؐ کا برپا کردہ اسلامی انقلاب تاریخ میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ عظیم کامیابی، ہمہ پہلو اصلاحات اور قلیل مدت میں سارے مراحل انقلاب کا طے ہو جانا بلاشبہ معجزانہ کامیابی ہے، اسلامی انقلاب کی اس حیرت انگیز کامیابی میں حضور اکرمؐ کے معجزہ کردار کے ساتھ ایک دوسرا زبردست ہتھیار بھی شامل تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام تھا۔ قرآن پاک جو پے در پے اور موج در موج حضورؐ پر نازل ہو رہا تھا۔ اس کلام کے سامنے بڑے بڑے زبان آور خطیبوں، شاعروں، ادیبوں، شعلہ بیان مقرروں اور زبان آوروں کی زبانیں گنگ تھیں یہ جلیل و جمیل عظیم و کبیر، فصیح و بلیغ، زور آور اور زوردار ہولناک و ہیبت ناک، دہشت ناک و مرعوب کن، گرفت کرنے والا اور دبا دینے والا۔ عاجز کر دینے والا اور سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور کر دینے والا، وراء الوراء ہیبت کا حامل غیر انسانی الٰہی کلام تھا۔ قرآن ایک معجزہ جس کا کسی کے پاس کوئی توڑ نہ تھا۔ جو سیلاب کی طرح یلغار کرتا، برق کی طرح کڑکتا، بارش کی طرح برستا، بادل کی طرح چڑھتا، بجلی کی طرح کوندتا، دریا کی طرح لہریں مارتا، طوفان کی طرح امڈتا اور پھولوں کی طرح مہکتا تھا، یہ دعوتِ اسلامی کا ناقابلِ تسخیر انقلاب آفرین ہتھیار قرآن تھا۔

تنہا یہ قرآن ہی کافروں کی ساری یلغاروں پر بھاری تھا۔ اس کا کوئی توڑ نہ تھا۔ اس کا کوئی جوڑ نہ تھا، اس کا مقابلہ کسی کے بس میں نہ تھا۔ یہ بے پناہ توانائی کا حامل ہتھیار تھا جو حضورؐ کے پاس تھا۔ اس کی کوئی بات بھی ایسی نہ تھی جس پر گرفت کی جا سکے اور جس کی تردید ہو سکے۔ اور جس سے پہلوتہی کی جا سکے۔ یہ زبانوں کو گنگ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دینے والا، عقلوں کو دنگ کر دینے والا اور چہروں کو فق کر دینے والا کلام تھا۔ یہ بار بار اپنے مخاطبین اور منکرین کو چیلنج کرتا تھا اور اس کے چیلنج کا کسی کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ حضورؐ تنہائی کے باوجود اس کے ذریعے عظیم لشکروں والے تھے۔ بے بسی کے باوجود اس کے ساتھ بہت زور آور تھے۔ بے سہارا ہونے کے باوجود اس کے ذریعے زبردست تائید اور حمایت کے حامل تھے۔ اس کی حمایت نے حضورؐ کو ایک ایسی حمایت فراہم کر دی تھی جس کے بعد حضورؐ کو اور کسی حمایت کی محتاجی نہ تھی۔

آج تک دنیا میں کسی نے اتنا بڑا دعویٰ نہیں کیا جتنا بڑا دعویٰ حضور اکرمؐ کا تھا کہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں، آپؐ خاتم النبیین ہیں، آپؐ ساری دنیا کی طرف ہادی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اپنے اس عظیم دعوے کے ثبوت میں آپؐ نے ایک کتاب پیش کر دی۔ اور اس کتاب نے ساری دنیا کو چیلنج کر دیا اس کتاب کے سامنے آج تک کسی کو بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔

قرآن کی یہ خصوصیت حیران کن ہے کہ اس میں بیک وقت علوم عقلی اور علوم روحانی و اخروی فنون پُر زور دریاؤں کی طرح پہلو بہ پہلو جوش مارتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اس میں سمندر کی سی گہرائی اور عمق ہے۔ اس میں سمندر کے موتیوں کی سی نفع رسانی اور آب و تاب ہے اس میں شکوک و شبہات کو بہالے جانے والی روانی اور قوت ہے۔ اس میں بے تکان مسلسل پڑھتے چلے جانے کی رعنائی، خوبی اور لذت ہے۔ اس عظیم اور بھاری بھرکم کتاب میں حفظ ہو جانے اور دل و دماغ میں اتر جانے کی خوبی ہے۔ اس کی ہدایت کسی کے لئے خاص نہیں ہے سب کے لئے عام ہے۔ اس کے ارشادات محدود نہیں غیر محدود ہیں۔ یہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور اس کے پاکیزہ تقاضوں کی خود داعی ہے۔ اس میں کسی نسل، قوم یا علاقے کی محدودیت نہیں ہے یہ کسی گروہ کو خدا کی بندگی سے ازلی طور پر خارج نہیں کرتی اور نہ کسی گروہ کو ازلی طور پر خدا کی محبوبیت کا مصداق قرار دیتی ہے۔

یہ وہ کتاب ہے جس نے روئے زمین کے ہر خطے تک اپنے قوانین پہنچائے اور ان کا واحد قابلِ عمل ہونا ثابت کیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے جس نے رنگ و قومیت اور ملک و ملت کے امتیاز سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالا ہو کر ساری دنیا کو اپنا فیض پہنچایا ہے ۔ اس کتاب کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ تمام الٰہی مذاہب کی پاکیزہ تعلیمات کی تائید کرتی اور ان کو بہتر صورت میں پیش کرتی ہے وہ دنیا کی کسی مسلمہ صداقت کی تردید نہیں کرتی۔ صداقت شعاری اس کی شانِ امتیازی ہے اس صداقت پسندی میں عدل وانصاف کی روش اس کا خاص طرزِ عمل ہے۔ یہ کتاب راست بازوں کی تائید کرتی اور ان کو تقویت پہنچاتی ہے ۔

قرآن ایک قولِ فیصل ہے اس نے تمام انسانی مسائل کو حل کر دیا ہے۔ قرآن کے بعد افکارِ انسانی کا کوئی پیچیدہ مسئلہ بھی اب لاینحل باقی نہیں رہ گیا ہے ۔ قرآن نے افراط میں مبتلا اور تفریط کی ماری ہوئی پوری انسانیت کو اعتدال کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے ۔

قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اپنے کلام کا آغاز اس دعوے پر کرسکتی ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ شک وشبے سے ماوراء ہے اور لَا رَيْبَ فِيهِ اس کی وہ امتیازی خصوصیت ہے جو دُنیا کی کسی دوسری کسی کتاب کو بھی حاصل نہیں ہے ۔ یہ قرآن ہی کی خصوصیت ہے کہ اس کا اسلوبِ بیان نہایت شائستہ، پاکیزہ اور پر از حکمت ہے ۔ اس میں کوئی ایک لفظ بھی تہذیب کے دائرے سے باہر اور شرم وحیا کے تقاضوں کے منافی نہیں ہے ۔ اس نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے ۔ پیدائشِ انسانی کے عقدے کو حل کیا ہے اور کمال درجے کی حکمت وشائستگی کے ساتھ اس نے ایسے ایسے نازک مسائل پر روشنی ڈالی ہے جو صرف اس کا حصہ ہے ۔ قرآن نے کہا ۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۔ (الإسراء: ۸۸)

ترجمہ: "اے رسولؐ سب کو کہہ دیجیے کہ اگر سب انسان اور تمام جن بھی مجتمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں اور پھر وہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب بنانا چاہیں ۔ تو ہرگز ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے ۔"

اس میں سنگدلوں کو پگھلا دینے کی قوت ہے ۔ اس میں بے حسیوں کو جھنجھوڑ ڈالنے کی صلاحیت ہے ۔ اس میں ظالموں کو موم کر دینے کی حرارت ہے ۔ اس میں بے سمجھوں کو سمجھا دینے کا سلیقہ ہے ۔ اس میں جاہلوں کو علم دینے، بے شعوروں کو شعور عطا کرنے اور بے خبروں کو آگاہ اور متنبہ کرنے کی طاقت ہے ۔ اس میں جابروں کو ڈرا دینے کی، بزدلوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بہا دینے کی اور شاہ زوروں کو جھکا دینے کی توانائی ہے۔اس کی یہی اثر پذیری تھی جس سے بڑے بڑے مضبوط دل والے خوف کھاتے تھے۔ کانوں میں روئی ٹھونس لیتے تھے تاکہ یہ قرآن ان کو متاثر نہ کرے، اور جب اسے بادشاہوں کے درباروں میں پڑھا جاتا تھا تو درباروں میں سناٹا اور آنکھوں میں آنسو چھلک پڑتے تھے۔

مکہ کے مشرکین نے حضورؐ کے ساتھیوں پر جب ظلم وستم کی انتہا کر دی تو انہیں حبش کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دیدی تھی، لیکن قریش کو یہ بھی پسند نہ تھا کہ مسلمان کسی جگہ جا کر سکھ کا سانس لے سکیں۔ چنانچہ انہوں نے مشورہ کرکے سفارت مرتب کی اور شاہِ حبشہ نجاشیؓ اور اس کے درباریوں کے لئے تحفے تحائف لے جا کر پیش کئے اور پھر ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے مفرور باشندوں کو ان کے حوالے کر دیں۔ اہلِ دربار کو وہ پہلے ہی ہموار کر چکے تھے چنانچہ اس مطالبے کی پرزور تائید بھی اہلِ دربار کی طرف سے بیک وقت ہو گئی۔ لیکن نجاشیؓ نے کہا "ٹھہرو، میں اپنے ملک میں پناہ لینے والوں کو اس طرح کسی کے حوالے نہیں کر سکتا جب تک میں یہ یقین نہ کر لوں کہ اصل بات کیا ہے"۔ چنانچہ بادشاہ نے اصحابِ رسول اکرمؐ کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ انہوں نے باہم یہی فیصلہ کیا کہ بادشاہ کے سامنے وہی تعلیم پیش کی جائے جو حضور اکرمؐ نے دی ہے، پھر چاہے وہ رکھے یا نکالے۔ چنانچہ دربار میں پہنچ کر حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے مہاجرین کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک بھرپور اور برجستہ تقریر کی جس میں اپنے دورِ جاہلیت کی خرابیاں اور اسلام کی تعلیمات کا مقدمہ بیان کیا گیا تھا۔ پھر انہوں نے قریش کے مظالم کا ذکر کیا اور اپنے حبشہ میں ہجرت کرکے آنے کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ ظلم سے بچ سکیں نجاشیؓ نے ان کی تقریر سن کر کہا "اچھا تم مجھے ذرا وہ کلام تو سناؤ جو تم کہتے ہو کہ خدا کی طرف سے اترا ہے۔" اس پر حضرت جعفرؓ نے سورۂ مریم کی تلاوت شروع کی جس میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کا ذکر ہے۔ نجاشیؓ یہ کلام سنتا رہا اور روتا رہا یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تربتر ہو گئی۔ جب حضرت جعفرؓ نے تلاوت ختم کی تو اس نے کہا۔

"یقیناً یہ کلام اور جو کچھ عیسیٰؑ لائے تھے دونوں ایک ہی سرچشمے سے نکلے ہیں، خدا کی قسم میں تمہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھی قرآن کی اثر پذیری، ایک اور واقعہ سنیئے۔

"طفیلؓ بن عمرو دوسی مشہور شاعر تھا۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں مکہ گیا تو لوگوں نے میرے خوب کان بھرے اور کہا کہ محمدؐ سے بچ کر رہنا، چنانچہ میں نے بھی طے کر لیا۔ حرم میں گیا تو وہاں آپؐ نماز پڑھ رہے تھے میرے کان میں بھی ان کے چند جملے پڑ گئے۔ میں نے اچھا کلام محسوس کیا اور دل میں کہا کہ میں بھی شاعر ہوں اور جوان مرد ہوں، عقل رکھتا ہوں۔ بچہ تو نہیں ہوں کہ غلط صحیح کی تمیز ہی نہ کر سکوں۔ اس شخص سے ملنا تو چاہئے چنانچہ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ان کے مکان پر پہنچ گیا اور اپنی ساری کیفیت بیان کی۔ اور عرض کیا کہ آپ ذرا تفصیل سے بتلائیے کہ آپ کیا کہتے ہیں۔ حضورؐ نے اس بات کے جواب میں مجھے قرآن کا کچھ حصہ سنایا اور میں اس سے اتنا متاثر ہوا کہ اسی وقت ایمان لے آیا اور واپس جا کر اپنے باپ اور بیوی کو بھی مسلمان کیا اور پھر اپنے قبیلے میں مسلسل تبلیغِ اسلام کرتا رہا۔"[1]

حد یہ ہے کہ خود سردارانِ قریش بھی اپنی مجالس میں اسی بات کا اقرار کرتے تھے کہ وہ حضورؐ کے خلاف جھوٹ گھڑتے ہیں۔ قریش کی ایک مجلس میں نضر بن حارث نے تقریر کی کہ

"تم لوگ جس طرح محمدؐ کا مقابلہ کر رہے ہو یہ بالکل بے اثر ہے، تم اس کو اوّل روز سے جانتے ہو وہ تمہارے درمیان سب سے زیادہ خوش اطوار آدمی تھا سب سے زیادہ سچا اور سب سے زیادہ ذہین۔ اب اس کے بال سفید ہونے کو آئے ہیں تو تم اسے ساحر، کاہن اور شاعر اور مجنون کہتے ہو اور دوسروں کو بھی باور کرانا چاہتے ہو۔ بخدا وہ ساحر نہیں ہے ہم نے ساحروں کو دیکھا ہے وہ تو جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ وہ کاہن بھی نہیں ہے ہم ان کی تک بندیوں اور گول مول باتوں کو جانتے ہیں۔

[1] ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۲۲، ۲۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ شاعر بھی نہیں ہے ہم اصنافِ شعر سے خوب واقف ہیں۔ وہ مجنوں بھی نہیں ہے ہم دیوانوں کی بے تکی باتوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ اے سرداران قریش محمدؐ کے بارے میں کوئی اور بات سوچو۔ یہ ان باتوں سے بڑی بات ہے جو تم سوچتے ہو۔ اس کو شکست دینا آسان نہیں ہے[1]

پھر اس نے تجویز پیش کی کہ لوگوں کو رستم اور اسفندیار کی کہانیوں میں لگایا جائے تاکہ وہ عجم کے قصوں میں دلچسپی لینے لگیں، چنانچہ اس نے خود اسی پر عمل شروع کر دیا۔
حضرت عمرؓ نے مسلمان ہونے کے بعد اپنے قرآن سننے کا ایک تاثر کچھ ایسا ہی بیان کیا ہے کہتے ہیں۔

"میں ایک روز رسول اللہ کو ستانے کے لئے گھر سے نکلا۔ آپؐ مسجد حرام میں داخل ہو چکے تھے۔ میں پہنچا تو آپؐ نماز میں سورۃ الحاقہ پڑھ رہے تھے۔ میں پیچھے کھڑا ہو گیا اور قرآن سننے لگا۔ قرآن کی شانِ کلام اور اندازِ بیان پر ہی حیران ہو رہا تھا۔ کہ اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ شخص ضرور شاعر ہے کہ اکثر قریش کہتے ہیں۔ فوراً ہی حضورؐ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔" یہ ایک رسولِ کریم کا قول ہے کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔" میں نے دل میں کہا شاعر نہیں تو پھر کاہن ہے اسی وقت زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے" اور نہ کسی کاہن کا قول ہے تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔ یہ تو ربّ العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔" یہ سن کر اسلام کا میرے دل میں گہرا اثر ہو گیا۔" (مسند احمد)

کچھ نضر بن حارث سے ملتا جلتا واقعہ ولید بن مغیرہ کو بھی پیش آیا۔ حج کے موسم میں قریش حضورؐ کے خلاف پروپیگنڈا زیادہ زور شور سے کرتے تھے۔ چونکہ حضورؐ بھی حج کے دنوں میں اپنی دعوت تیز تر کر دیتے تھے۔ حج کے ایام آنے سے پہلے شہر کے مشہور سرمایہ دار سردار ولید بن مغیرہ نے قریش کے معززین کا اجلاس بلا کر کہا۔
"دیکھو اگر آپ لوگوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں مختلف

---

[1] ابن ہشام جلد اوّل ۳۳۰، ۳۳۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں لوگوں سے کہیں تو ہمارا سب کا اعتبار جاتا رہے گا اس لئے کوئی متفق علیہ بات سوچ لیں۔ پھر سب وہی کہیں۔ بعض نے کہا ہم ان کو کاہن کہیں، ولید نے کہا نہیں۔ خدا کی قسم وہ کاہن نہیں ہیں۔ ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے۔ جس طرح کے فقرے وہ بولتے ہیں۔ قرآن کو ان سے دور کی نسبت بھی نہیں ہے۔ بعض نے کہا ہم انہیں دیوانہ کہیں۔ ولید نے کہا ہم نے دیوانے دیکھے ہیں۔ جیسا کلام وہ پیش کرتے ہیں کون تسلیم کرے گا جنوں کے دور میں کوئی آدمی ایسی باتیں بھی کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا تو ہم انہیں شاعر کہیں۔ ولید نے کہا نہیں وہ شاعر بھی نہیں ہے۔ ہم شعر کی ساری اقسام سے واقف ہی ہیں ان کے کلام کو کون شعر مانے گا۔ پھر لوگوں نے کہا تو کیا ہم ان کو ساحر نہ کہیں۔ ولید نے کہا وہ ساحر کیسے ہو سکتے ہیں ہم جادوگروں اور ان کے کرتبوں کو جانتے ہیں۔ یہ بات تو محمدؐ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ اس نے کہا ان باتوں میں سے جو بات بھی کہو گے وہ ناروا ہی ہوگی اس کو کوئی نہ مانے گا۔ خدا کی قسم اس کے کلام میں بڑی گہرائی ہے۔ اس کی جڑیں بڑی گہری اور اس کی ڈالیاں بڑی ثمردار ہیں۔ اس پر ابوجہل ولید کے سر ہو گیا اور کہنے لگا کہ جب تک تم خود محمدؐ کے بارے میں کچھ نہ بتاؤ گے، تمہاری قوم تم سے راضی نہ ہوگی۔ ولید نے کہا سوچ کر بتاؤں گا پھر سوچ سوچ کر کہنے لگا۔ بس قریب ترین بات یہی ہو سکتی ہے کہ تم اسے جادوگر کہو اور یہ کہ یہ ایسا کلام پیش کرتا ہے جس کے سحر سے باپ بیٹے سے اور بھائی بھائی سے اور میاں بیوی سے چھوٹ جاتا ہے۔ بس تم یہی بات چلاؤ۔" چنانچہ سب نے ولید کی بات اس پراپیگنڈہ مہم کے لئے تسلیم کر لی۔

سرداران قریش مخالفت تو کرتے تھے لیکن قرآن سے اتنے مرعوب اور اس کی شیرینی سے اتنے متاثر تھے کہ کبھی کبھی خود بھی چھپ چھپا کر قرآن سنتے تھے بس بات کی پیچ رکھنے کے لئے صرف اپنی اس بات کو دوسروں سے چھپاتے تھے۔

مؤرخ ابن ہشامؒ نے نقل کیا ہے کہ سرداران قریش ابوسفیان بن حرب ابوجہل بن ہشام الاخنس بن شریک اور ابن وہب الثقفی یہ چاروں ایک رات الگ الگ نکلے تاکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپ کر قرآن کی تلاوت سنیں جو رسول اکرمؐ نماز کے دوران اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔ ان میں سے ہر شخص نے اپنے لئے ایک ایک جگہ لے لی اور بیٹھا سنتا رہا۔ ہر شخص دوسرے کی موجودگی سے بے خبر تھا۔ اس طرح انہوں نے کالی رات گزار دی اور پھر اپنی اپنی راہ لی، راستے میں سب جمع ہو گئے اور سب ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ ہر ایک نے دوسرے سے کہا "دیکھو دوبارہ ایسا نہ کرنا، اگر کم عقل لوگوں نے دیکھ لیا تو وہ کیا خیال کریں گے"۔ پھر وہ سب لوٹ گئے۔ جب دوسری رات ہوئی تو وہ چاروں پھر اپنی اپنی جگہ تلاوت سننے کو واپس آئے۔ اور جب سن کر واپس ہوئے تو پھر سب جمع ہو گئے۔ ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو پھر ویسے ہی کہا جیسے پہلے کہا تھا اور اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ لیکن جب تیسری رات ہوئی تو پھر وہ اپنی اپنی جگہ آ موجود ہوتے۔ اور واپسی پر پھر اسی طرح باہمی مل گئے۔ تب انہوں نے کہا۔

"ہماری یہ عادت نہیں چھوٹے گی، جب تک ہم عہد نہ کرلیں کہ دوبارہ ایسا کبھی نہیں کریں گے"۔

اور پھر باہمی عہد کر کے منتشر ہو گئے۔

حضرت عمرؓ فاروق کا ایمان لانا بھی تاثیر قرآن کا ہی معجزہ ہے۔ ایک دن عمرؓ بن خطاب اپنی بہادری کے بھروسے حضورؐ اکرم کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ بدن پر سارے ہتھیار سجا رکھے تھے۔ راستہ ہی میں کسی نے کہا کہ میاں پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی تو خبر لو وہ تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ سن کر وہ فی الفور اپنی بہن کے گھر چلے گئے اور پھر ان دونوں کو خوب مارا پیٹا بالآخر ان کی بہن نے جرأت سے کہا۔

"عمرؓ جو چاہے کرلو یہ ایمان اب دل سے نہیں نکل سکتا"۔

عمرؓ اپنی بہن کی اس جرأت پر سخت حیران ہوئے اور ان سے قرآن سنانے کیلئے کہا۔ ایک صحابی رسولؐ جو وہاں موجود تھے۔ انہوں نے قرآن مجید میں سورۂ طٰہٰ سنانی شروع کی۔ عمرؓ قرآن سن رہے تھے اور پھر اسی وقت حضورؐ کے پاس حاضر ہو کر ایمان لے آئے۔

جب حضور اکرمؐ طائف اسلام کی دعوت پہنچانے کے لئے گئے تو وہاں کے لوگوں نے بدترین مخالفت کا سلوک کیا اور حضورؐ کو اپنے تشدد کا نشانہ بنایا جس سے حضورؐ زخمی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ۔ آپؐ نے ایک باغ میں پناہ لی ۔ یہ جگہ ربیعہ کے فرزندوں کی تھی ۔ انہوں نے کچھ دور سے آپؐ کی یہ حالت دیکھی تو انہیں رنج ہوا اور ترس کھا کر اپنے غلام عدّاس کے ہاتھ انگوروں کی ایک پلیٹ ہدیۃً روانہ کی ۔ حضورؐ نے انگور لئے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر کھانے شروع کر دیئے ۔ غلام عدّاس نے حیرت سے یہ کلمہ سنا اور پھر کہا "یہ تو ایسا کلام ہے جو یہاں کے باشندے نہیں بولا کرتے ۔" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اس کا مذہب اور وطن پوچھا، تو اس نے کہا، "میں عیسائی ہوں اور نینوی کا رہنے والا ہوں ۔"

حضورؐ نے فرمایا "تم میرے بھائی مرد صالح یونسؑ بن متی کے شہر کے باشندے ہو ۔ وہ بھی نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں ۔"

عدّاس یہ سن کر جھک پڑا اور اس نے حضورؐ کے ہاتھ، سر اور قدم چوم لئے ۔

ایک شخص سوید بن صامت تھا جس کے پاس حکمتِ لقمان کا صحیفہ تھا ۔ حضورؐ نے اسے دعوتِ اسلام پیش کی ۔ اس نے کہا آپؐ کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو میرے پاس ہے حضورؐ نے فرمایا بیان کرو ۔ اس نے کچھ عمدہ اشعار سنائے ۔ حضورؐ نے فرمایا یہ کلام تو اچھا ہے لیکن میرے پاس قرآن ہے ۔ جو اس سے افضل تر ہے اور ہدایت و نور ہے، اور پھر حضورؐ نے اسے قرآن سنایا ۔ وہ شخص بلا تامل مسلمان ہو گیا ۔

غرض تمام عمر قرآن اسلامی انقلاب کی جدوجہد میں رسول اکرمؐ کے ہمراہ شریک جہاد رہا ۔ اور بالآخر اس قرآن کی مدد سے حضورِ اکرمؐ نے خلق خدا کو سلامتی کا راستہ دکھایا، اور اسلامی نظام نافذ فرمایا ۔

ردِ تقلید

حجیتِ حدیث

حدیث کے حجت شرعیہ ہونے پر

شیخ ناصر الدین البانی کی مایہ ناز کتاب

ضخامت	ترجمہ	قیمت
۸۸ صفحات	حافظ عبدالرشید اظہر	۹ روپے صرف

ناشر : ادارہ محدث ۹۹ جے ۔ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ